سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات، 19۔اکتوبر 2017

(یوم الخمیس، 28۔محرم الحرام 1439ھ)

سولہویں اسمبلی: بتیسواں اجلاس

جلد 32: شمارہ 4

171

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19۔اکتوبر 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔ پرائس کنٹرول پر عام بحث

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

2۔ کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر بحث

ایک وزیر کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 پر بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

173

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

جمعرات،19۔اکتوبر 2017

(یوم الخمیس،28۔ محرم الحرام 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر 12 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝٢ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰىهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝٤ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝٥
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝٦ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝٧ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا
وَتَقْوٰىهَا ۝٨

سورۃ الشّمس آیات 1 تا 8

سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی (1) اور چاند کی جب اس کے پیچھے نکلے (2) اور دن کی جب اُسے چمکا دے (3) اور رات کی جب اُسے چھپالے (4) اور آسمان کی اور اس ذات کی جس نے اسے بنایا (5) اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا (6) اور انسان کی اور اس کی جس نے اس (کے اعضا) کو برابر کیا (7) پھر اس کو بدکاری (سے بچنے) اور پرہیز گاری کرنے کی سمجھ دی (8)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

وہ جس کے لئے محفل کونین سجی ہے
فردوس بریں جس کے وسیلے سے ملی ہے
وہ ہاشمی مکّی مدنی العربی ہے
وہ میرا نبیؐ، میرا نبیؐ، میرا نبیؐ ہے
احمد ہے محمد ہے وہی ختمِ رُسل ہے
مخدوم و مربّی ہے وہی والی کل ہے
اُن پر ہی نظر سارے زمانے کی لگی ہے
اللہ کا فرماں "الم نشرح لک صدرک"
منسوب ہے جس سے "ورفعنا لک ذکرک"
جس ذات کا قرآن میں بھی ذکر جلی ہے
والشمس ضحیٰ چہرہء انور کی جھلک ہے
واللیل سجیٰ گیسوئے حضرت کی لچک ہے
عالم کو ضیاء جس کے وسیلے سے ملی ہے

سوالات

(محکمہ کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے، محکمہ کالونیز سے متعلق سوالات دیئے گئے لیکن ان میں سے صرف دو سوالوں کے جوابات آئے ہیں۔ میں اس پر اپنی طرف سے اور اس ایوان کی طرف سے بھی انتہائی افسوس کر رہا ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ اس پر افسوس نہ کریں بلکہ اس پر رولنگ دیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ افسوس نہ کریں بلکہ آپ اس پر سخت ایکشن لیں۔ یہ وتیرہ بن گیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں پوچھتا ہوں، آپ ذرا مجھے پوچھنے دیں۔ جی، پہلا سوال نمبر 2503 ڈاکٹر سید وسیم اختر ہے اور اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! باقی 22 سوالات میں سے دو سوالات کے جوابات آئے ہیں تو ہم آپ سے کیا کہیں؟ میں افسوس کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ یہ جتنے بھی سوالات ہیں ان تمام سوالات کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ 20 days within پیش کی جائے، جو ذمہ داران ہیں جنہوں نے جواب نہیں دیا ان کے خلاف ایکشن لے کر محکمہ مجھے بتائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! SMBR بھی نہیں آئے۔

جناب سپیکر: جی، وہ بھی پوچھتے ہیں۔ پلیز! آپ بیٹھیں، مجھے ان سے بات کرنے دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میں خود اس بات سے کافی شرمندہ ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو سوالات آئے ہیں، ان سوالات کے جوابات تو کافی

موصول ہوئے تھے لیکن ہم خود ان جوابات سے مطمئن نہیں تھے اس لئے ان سوالوں کے جوابات ایوان میں پیش نہیں کئے گئے اور وہ واپس فیلڈ میں بھیج دیئے گئے ہیں۔ آپ نے اب کمیٹی کے سپرد کئے ہیں تو انشاءاللہ اس میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چیف سیکرٹری صاحب کو یہ سوالات اسی طرح بھیجیں گے کہ ان کے جوابات ہمارے پاس نہیں آئے۔ جی، آپ اس کو note کریں اور متعلقہ کمیٹی کو بھی بھجوائیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اب تقریباً 4½ سال ہو گئے ہیں کہ ہمارے اسمبلی اجلاس چل رہے ہیں اور انتہائی معذرت کے ساتھ، سوالات کے جوابات کے سلسلے میں آج کا ایجنڈا اگر دیکھا جائے تو 80 فیصد سوالوں کے جواب نہیں آئے آپ نے بھی اس کو محسوس کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجموعی طور پر یہ اسمبلی کی بے توقیری ہے اور اس کو اہمیت نہ دینا یہ ایک مزاج بن گیا ہے، رویہ بن گیا ہے اور معذرت کے ساتھ میں کہوں گا کہ اگر قائد ایوان وزیراعلیٰ پنجاب اس اسمبلی میں گاہے بگاہے آجایا کریں، سیشن میں ایک دن ہی آجایا کریں جب بھی سیشن ہو تو یہ وزراء بھی آئیں، پارلیمانی سیکرٹری بھی آئیں، ان کو بھی احساس ہو کہ کوئی observe کر رہا ہے، کوئی monitor کر رہا ہے، کوئی دیکھ رہا ہے، اب اس سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سارے جو سرکاری ڈیپارٹمنٹ ہیں یہ بے حس ہو چکے ہیں۔ سوالات آتے ہیں، اوّل تو ان کے جوابات موصول نہیں ہوتے اور اگر موصول ہوتے ہیں تو اس کے اوپر اطمینان نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری خود فرما رہے ہیں کہ محکمے نے جو جوابات دیئے تھے ہم ان سے مطمئن نہیں تھے۔ یعنی ڈاکٹر وسیم اختر کا 2013 کا سوال ہے اور آج پانچ سال ہونے کو ہیں اس سے آپ گڈ گورننس کا اندازہ لگالیں۔ (شیم، شیم)

جناب سپیکر! سرکاری محکموں کی performance کا اندازہ لگالیں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ اسمبلی کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس ایوان کی، اس ایوان کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر ہمیں شدید قسم کا اعتراض ہے، اس کی تحقیقات ہونی چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر وزراء اور قائد ایوان اپنی attendance سے تھوڑی سی اس ایوان کو اہمیت دے دیں اور یہاں آئیں، ہم بہت بات کرتے ہیں جمہوریت کی، جمہوری رویوں کی،

جمہوریت کے ثمرات کی، جمہوری سسٹم کو مسلسل چلتے رہنے کی لیکن کہاں ہیں جمہوریت کے ثمرات؟ اگر ممبران اسمبلی یہاں پر آتے ہیں، یہ تو ساری ڈنگ ٹپاؤ پالیسی ہے، ایڈہاک ازم پر سارا کچھ چل رہا ہے، کسی کو کوئی پروا نہیں ہے۔ اس سے زیادہ تذلیل اس ایوان کی ہو نہیں سکتی کہ چار چار سال پہلے کے سوالات ہیں اور 80 فیصد سوالات کے جوابات نہیں دیئے جا رہے۔ (شیم، شیم)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ مجھے بات کرنے دیں۔ میں پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔ میری طرف سے یہاں ایک رولنگ آئی تھی کہ تین مہینے کے اندر اندر جوابات دیئے جائیں، یہ آپ ساتھ لگائیں گے اور چیف سیکرٹری صاحب کو یہ آپ لیٹر بھجوائیں گے۔ مجھے پھر اس کی ایک کاپی بھجوائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! جی، بہتر۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب فرمائیں!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری نے کہا کہ یہ جوابات سے مطمئن نہیں تھے اس لئے سوالات واپس بھیج دیئے گئے۔ یہ اس ایوان کے ممبر ہیں اور پنجاب کے عوام کے یہاں حقوق کے محافظ بھی ہیں اور بیوروکریسی، اسٹیبلشمنٹ اس ایوان کو جوابدہ ہے۔ صرف سوالات کے جوابات صحیح نہ ہونے سے انہیں واپس بھجوا دینا مسئلے کا حل نہیں ہے، جن محکموں نے وہ تسلی بخش جوابات نہیں دیئے یا صحیح جواب نہیں دیا، معزز پارلیمانی سیکرٹری کو چاہئے تھا کہ ان کے خلاف ایسی کارروائی کرتے کہ ایک example بنتی، یہ کوئی حل نہیں ہے کہ چونکہ سوالات کے جوابات ٹھیک نہیں تھے اس لئے واپس بھیج دیئے۔ آپ کا کام واپس بھیجنا نہیں تھا بلکہ ان کو بلا کر ان سے پوچھ گچھ کرنی چاہئے تھی، قانونی کارروائی کرنی چاہئے تھی اور ان نااہل لوگوں کو example بنانا چاہئے تھا تاکہ اس ایوان کی آئندہ کوئی بے توقیری نہ کر سکے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کیا ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے گیلری میں کوئی موجود ہے؟

جناب سپیکر: جی، موجود ہے۔SMBR جو ہیں ان کے خلاف تحریک استحقاق ہے، وہ نیشنل اسمبلی میں گئے ہوئے ہیں۔

وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ بھی کر لیں۔

وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ(ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو بات ابھی ایوان کے سامنے آئی ہے یہ یقیناً بہت ہی تشویشناک بھی ہے اور اس میں بہت سی کوتاہیاں بھی شامل ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بھی یہاں پر بالکل واضح بتا دیا کہ ان سوالات کے جوابات مناسب نہیں تھے اس لئے واپس دے دیئے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپوزیشن کا یا ٹریژری بنچز کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پورے ایوان کا مسئلہ ہے۔

We fully support. We fully agree with the comments given by the Leader of the Opposition

اور باقی ممبران نے جو بات کی ہے، پورا ایوان اور ہم اس پر اکٹھے ہیں اور آج آپ نے رولنگ تو دے دی ہے، ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ رولنگ آگے جائے گی اور اس پر مناسب جواب آئے گا۔ آپ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں، یہ پہلی دفعہ history میں ہوا ہے کہ آپ نے یہ سارے سوالات بھیج دیئے ہیں تو یقیناً ہم سب، سارا ایوان اکٹھا ہے، ٹریژری بنچز بھی اس میں شامل ہیں اور اپوزیشن والے بھی اس میں شامل ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جو دو جواب آئے ہیں وہ واپس نہیں کئے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ایک سوال 24-فروری 2016 کا ہے۔

معزز ممبر: جناب سپیکر! اوہ گل مک گئی اے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! نہیں۔ گل تے مک گئی اے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مجھے یہ بتائیں کہ کیا کریں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے بات کرنی ہے۔ آپ کو میری بات سننی پڑے گی۔ یہ آپ کے سامنے ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو سوال ہم کرتے ہیں اس کے پیچھے کوئی reason ہوتی ہے اور فروری 2016 کا جو سوال ہے آج اس کے اوپر یہ کہا جا رہا ہے کہ اس کو واپس بھیجا ہے کہ اس کا جواب ٹھیک نہیں ہے۔ اس کی ہم جتنی بھی مذمت کریں کم ہے۔ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ نے جو رولنگ دی ہے میں اس پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ندیم کامران صاحب نے بھی اس پر جو authenticate کیا ہے ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہمارے معزز پارلیمانی سیکرٹری شریف آدمی ہیں، انہوں نے اپنی تگ و دو کی ہے اور اپنے محکمے کی انہوں نے face saving کرنے کی کوشش کی ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ جو کالونیز کا محکمہ ہے یہ پورا گھپلے باز محکمہ ہے۔ آپ یہ سوال دیکھیں کہ یہ سارے انہی حوالوں سے ہیں، وہ یہاں پر سارے گھپلے کھلنے ہیں اس لئے محکمہ نے deliberately اس کو avoid کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے یہ جو رولنگ دی ہے اب اس کمیٹی کا کام ہے کہ اس کے اوپر کوئی تگڑا فیصلہ آنا چاہئے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں، مجھے بات کرنے دیں۔ جس سوال کا جواب آیا ہے وہ تو لے لیں۔ جی، اگلا سوال نمبر 8059 چوہدری اشرف علی انصاری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، اس سوال کو اس وقت تک pending کیا جاتا ہے جب تک وہ یہاں آتے نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں دو سوال ہیں جن کے جواب آئے ہیں۔ جی، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے جو آج رولنگ دی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے چار سال سے ایوان کے اندر بیوروکریسی کی طرف سے جو ایک رجحان بنا ہوا ہے کہ ممبر اسمبلی کے سوالات کو importance نہیں ملتی لیکن ساتھ ساتھ میں یہ request کرنا چاہوں گا کہ آپ نے جس طرح یہ تمام سوالات کمیٹی کے سپرد کئے تو سٹینڈنگ کمیٹیز کا پنجاب اسمبلی کے اندر جو role ہے، ہمارے جو Rules of Procedure ہیں ان کے اندر بے تحاشا ترامیم ممبران کی طرف سے ان کو

empower کرنے کے لئے دی گئی ہیں تو اگر وہ کمیٹی کی جو رولز کے اوپر میٹنگ ہے اس کی کوئی میٹنگ کا اجلاس بلوالیں کہ ممبران نے جو ترامیم دی ہوئی ہیں اس کے اوپر بھی کوئی بات ہو جائے۔

جناب سپیکر: وہ ٹھیک ہے۔ علیحدہ کریں گے۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ دو روز پہلے اجلاس کے دوران میں نے ایک request کی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ کل ہو جائے گا، پھر کل انہوں نے ٹائم لے کر آج کا کہا تھا۔

جناب سپیکر: آئے تھے، وہ تشریف لائے تھے لیکن میرے خیال میں وہ کہہ رہے تھے کہ مجھے ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے، اس کے بعد پھر واپس آ جاؤں گا۔ وہ واپس آئیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، بہتر۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)! سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8216 میں take up کروں یا۔۔۔

جناب سپیکر: 8216 نہیں ہے، وہ تو pending ہے، وہ تو کمیٹی کے سپرد ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8218 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال: گرو مور فوڈ سکیم کے تحت سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8218: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 58.جی۔ڈی ضلع ساہیوال میں گرو مور فوڈ سکیم کی سرکاری اراضی کسی پرائیویٹ شخص کو الاٹ کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پر اراضی کا نصف تاحال گورنمنٹ کو واپس نہیں کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ تاحال گورنمنٹ کو اس اراضی سے کوئی آمدن موصول نہیں ہوئی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی سی او ساہیوال نے گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق اراضی واپس لینے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں جن پر تاحال عملدرآمد نہ ہوا ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو دیہہ بالخصوص پی پی۔222 اور ضلع ساہیوال میں کتنی سرکاری اراضی گرو مور فوڈ سکیم کے تحت موجود ہے اور اس میں کتنی الاٹ کی گئی ہے نیز کتنی اراضی واپس کر دی گئی اور گورنمنٹ کے الاٹمنٹ کے قواعد وضوابط کیا ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم):

(الف) گرو مور فوڈ سکیم کے تحت الاٹیان کو رقبہ 57-1956 میں الاٹ کیا گیا تھا اس کے بعد کسی بھی شخص کو اس سکیم کے تحت رقبہ الاٹ نہ کیا گیا ہے۔

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ کالونیز کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن / پالیسی کے مطابق الاٹیان گرو مور فوڈ سے نصف رقبہ لینے کی کوئی شرط نہ ہے۔

(ج) گرو مور فوڈ سکیم میں الاٹیان سے گورنمنٹ کی جانب سے مقرر کردہ طریق کار سے زرلگان داخل خزانہ سرکار کروایا جاتا ہے اور الاٹیان کی جانب سے درخواست برائے حصول ملکیت موصول ہونے پر سابقاً ایک سالہ اوسط بیعہ کے حساب سے بعد منظوری قیمت داخل خزانہ سرکار کروائی جاتی ہے۔

(د) گرو مور فوڈ سکیم کے تحت الاٹیان سے رقبہ واپس لینے کے بارے میں کوئی حکم جاری نہ ہوا ہے۔

(ہ) گرو مور فوڈ سکیم کے تحت واپسی اراضی کے بارے میں کوئی حکم جاری شدہ نہ ہے۔ گرو مور فوڈ سکیم کی الاٹمنٹ سال 57-1956 میں ہوئی تھی اس کے بعد کوئی رقبہ گرو مور فوڈ سکیم کے تحت الاٹ نہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا Grow More Food Scheme کی سرکاری اراضی کسی پرائیویٹ شخص کو الاٹ کی گئی ہے؟ اس میں جواب دیا گیا ہے

کہ Grow More Food Scheme کے تحت الاٹیان کو رقبہ 57-1956 میں الاٹ کیا گیا تھا۔ اس کی کوئی تفصیل نہیں دی گئی جو رقبہ الاٹ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تفصیل پوچھی گئی تھی کہ کتنا رقبہ کن کن کو الاٹ کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: میں سمجھا کہ کوئی تصویر کہہ رہے ہیں۔۔۔ (قہقہے)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں۔ تصویر تو ہمیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی نظر آ رہی ہے تو یہ ہے کہ تفصیل نہیں دی گئی یا یہ ڈیپارٹمنٹ نے incomplete جواب بھیجا ہے۔ یہ جو جواب ہے، یہ بھی سوال 2013 سے ہے۔ آپ دیکھ لیں اور اس کا بھی incomplete جواب ہے اور آپ نے مہربانی کی کہ already کمیٹی کے سپرد کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات پوچھتے ہیں۔ بتائیں۔ جی، جو وہ پوچھ رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! معزز ممبر تفصیل پوچھ رہے ہیں۔ کیا آپ کے پاس کوئی تفصیل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! میرے پاس تفصیل نہیں ہے۔

وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! اسے بھی کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: پھر اسے بھی کمیٹی میں بھجوا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز (چودھری زاہد اکرم): جناب سپیکر! جی، یہ بھی کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ سوال بھی کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اب تو میں نے یہ سوال کمیٹی کو بھیج دیا ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! 57-1956 میں یہ گرو مور فوڈ سکیم آئی تھی جو ایک قسم کی آبادکاری سکیم تھی۔ ابھی معزز پارلیمانی سیکرٹری کے پاس اس کی شرائط کی تفصیل نہیں ہے۔ اس میں یہ تھا کہ جو لوگ یہ ساری آبادکاری کریں گے اور ان شرائط پر پورا اتریں گے تو ان کو حقوق دے دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ کمیٹی میں آئیں گے۔ آپ کو کمیٹی میں بلائیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی مہربانی کہ یہ سوال بھی کمیٹی کے سپرد ہو گیا ہے۔ میرے چار سوال تھے اور ٹوٹل 22 سوال ہیں۔ ہمارے قائد حزب اختلاف کی counting غلط ہے یہ 90 فیصد نہیں بلکہ 95 فیصد جواب نہیں آئے، 22 سوالوں میں سے صرف دو سوالوں کے جواب آئے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ نے 95 فیصد سوالوں کے جواب دینا پسند نہیں کئے۔ SMBR بھی نہیں ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرگودھا: کچی آبادی ایکٹ کے تحت چک نمبر 38 شمالی 5 رسالہ میں سہولیات کی فراہمی

1442: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچی آبادیوں کے قانون کے دائرہ کار کی اب دیہی علاقوں تک توسیع کر دی گئی ہے؟

(ب) کیا اس قانون کے تحت چک نمبر 38 شمالی 5 رسالہ سرگودھا کو اس ایکٹ میں شامل کیا گیا ہے؟

(ج) اگر چک نمبر 38 شمالی 5 رسالہ سرگودھا پر اس قانون کا اطلاق نہیں کیا گیا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(د) حکومت اس ایکٹ کا اطلاق چک نمبر 38 شمالی سرگودھا پر کب تک کرنے کیلئے تیار ہے تاکہ یہ آبادی بھی اس قانون کے تحت فوائد حاصل کر سکے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر کچی آبادیز ریگولرائزیشن 2012 سکیم اربن کچی آبادیوں کے علاوہ دیہی علاقوں تک توسیع کر دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! برہان کالونی چک نمبر 38 شمالی کو بحیثیت کچی آبادیز جاری شدہ نوٹیفکیشن میں سیریل 21 پر شامل کیا گیا جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ج) چک نمبر 38 شمالی 5 رسالہ سرگودھا نوٹیفکیشن میں شامل ہے لیکن عدالت عالیہ لاہور ہائیکورٹ کے حکم امتناعی کی وجہ سے اسناد نہ ہی تیار ہیں اور نہ ہی تقسیم ہو سکیں۔ حکم امتناعی جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا ہے۔

(د) حکومت کی ہدایات اور عدالت عالیہ کا حکم امتناعی خارج کرنے کا فیصلہ آنے پر عملدرآمد کیا جا سکتا ہے۔

سرگودھا: موضع لالووالی میں دھان کی فصل کے نقصان اور ازالہ سے متعلقہ تفصیلات

1526: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع لالووالی تحصیل و ضلع سرگودھا میں وزیراعظم package کے تحت کسانوں میں دھان کی فصل میں نقصان کے ازالہ کے لئے امدادی رقم تقسیم کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس گاؤں میں دھوکا دہی سے امدادی رقوم حاصل کی گئی ہیں جس کی تصدیق متعلقہ محکمہ کے سٹاف کے معائنے سے ہو چکی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اور ان کو اداشدہ رقم ان سے واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نیز ان افراد کے نام، پتا اور اداشدہ رقم کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ موضع لالووالی تحصیل وضلع سرگودھا میں وزیراعظم کسان package کے تحت کسانوں میں دھان کی فصل کے نقصان کے ازالہ کے لئے امدادی رقوم بذریعہ چیک متاثرین میں تقسیم کی گئیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔نہ صرف موضع لالووالی بلکہ پوری تحصیل میں متاثرین کی فہرست تیار کی گئی۔جن کی جانچ پڑتال کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔اس کمیٹی میں محکمہ مال محکمہ نہر اور محکمہ زراعت کا عملہ وافسران شامل تھے۔کمیٹی نے تیار شدہ فہرست کا نہایت احتیاط اور باریک بینی سے جائزہ لیا اور حقیقی متاثرین کو ہی نادرا کی تصدیق کے بعد امدادی رقوم بذریعہ چیک ادا کی گئیں۔

(ج) موضع لالووالی اور تمام تحصیل میں متاثرین کی فہرست ہائے ان کے نقصان کے مطابق مرتب کی گئیں اور ان کو اس کے مطابق ہی ادائیگی کی گئی۔اس میں کسی قسم کی کوئی بے قاعدگی واقع نہ ہوئی ہے۔

تحصیل سرگودھا کے چکوک میں الاٹ کردہ احاطہ جات سے متعلقہ تفصیلات

1588: **چودھری فیصل فاروق چیمہ**: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے پانچ سال کے دوران تحصیل سرگودھا کے کون کون سے چکوک میں احاطہ جات کس کس شخص کو الاٹ کئے گئے ہیں؟

(ب) الاٹ کئے جانے والے احاطہ جات سے متعلقہ تمام تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پچھلے پانچ سال کے دوران تحصیل سرگودھا کے جن چکوک میں، جن اشخاص کو احاطہ جات الاٹ کئے گئے ان کی چک وار تفصیل ہمراہ جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(ب) الاٹ کئے جانے والے احاطہ جات کی تمام تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

مظفر گڑھ کے چکوک میں زرعی زمین اور کالونیوں سے متعلقہ تفصیلات

1728: **محترمہ میری گل**: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اقلیتی برادری کو مظفر گڑھ میں چکوک نمبر 585،586TDA 584، میں زرعی اراضی کے ساتھ رہائش کے لئے کالونیاں مختص کی گئیں جس پر مسیحی آبادی رہائش اختیار کئے ہوئے ہے جبکہ الاٹمنٹ ابھی تک جاری نہیں کی گئی جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی بہت سے مسائل کا شکار ہے؟

(ب) کیا ان چکوک میں آباد اقلیتی برادری کے مکینوں کو حکومت مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ چک نمبر TDA-586,585,584 تحصیل کوٹ ادو میں مسیحی برادری کے لئے رہائش کی بابت کوئی کالونی مختص نہ ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی اس بابت رقبہ تجویز ہوا ہے۔

(ب) تحصیل کوٹ ادو کے چکوک نمبر TDA-586,585,584 کی بابت جب رہائشی کالونی کی الاٹمنٹ ہی نہ ہوئی ہے تو حقوق ملکیت کس طرح دیئے جاسکتے ہیں۔

مظفر گڑھ میں اقلیتی برادری کو کالونیوں کی الاٹمنٹ سے متعلقہ تفصیلات

1729: محترمہ میری گل: کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ بات درست ہے کہ اقلیتی برادری کو چک TDA518 مظفر گڑھ میں رہائش کے لئے کالونی مختص کی گئی جس پر مسیحی آبادی رہائش اختیار کئے ہوئے ہے لیکن تاحال مسیحی آبادی کو الاٹمنٹ جاری نہیں کی گئی جس کی وجہ سے متعلقہ آبادی بہت سے مسائل کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس چک میں مسیحی آبادی کی کالونی کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بمطابق ڈپٹی کمشنر، مظفر گڑھ چک نمبر TDA-518 تحصیل کوٹ ادو میں اقلیتی / مسیحی برادری کو رہائش کے لئے کوئی کالونی کی الاٹمنٹ تاحال نہ ہوئی ہے۔

(ب) جب چک نمبرTDA-518 میں رہائشی کالونی کی الاٹمنٹ نہ ہے تو حقوق ملکیت کیسے دیئے جاسکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پہلے کورم پورا کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ پہلے کورم پورا کر لیں۔

جناب سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب ایوان پندرہ منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد ایک بج کر دس منٹ پر جناب سپیکر
کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

آج پرائس کنٹرول پر بحث ہونی تھی جس کے لئے میں نے ایک گھنٹہ مقرر بھی کیا تھا لیکن چونکہ کورم پورا نہ ہے لہٰذا اب اجلاس کل مورخہ 20۔اکتوبر 2017 بروز جمعۃ المبارک صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔